علمِ غیب مصطفیٰ

قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں



کاوش: عبدہ المذنب سید کامران عطاری مدنی غفر اللہ لہ ما یجری منہ و ما مضی

فیس بک لنک:

https://www.facebook.com/SyedKamran786

واٹس ایپ نمبر:

+923169168614

ٹیلی گرام گروپ لنک:

https://t.me/FiqhiMasail2526

انسٹا گرام اکاؤنٹ لنک:

www.instagram.com/iamkamranmadani

فیس بک گروپ لنک:

www.facebook.com/groups/syedkamran786

For Feedback:

+923185748580

علم غیبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ثبوت پر آیات قرآنیہ

بمع تفاسیر معتبرہ

آیت نمبر1:

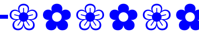
”وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ“(1)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔

امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ مذکورہ بالا آیت کے تحت ”تفسیر کبیر“میں لکھتے ہیں:

”وما كان الله ليجعلكم كلكم عالمين بالغيب من حيث يعلم الرسول حتى تصيروا مستغنين عن الرسول، بل الله يخص من يشاء من عباده بالرسالة، ثم يكلف الباقين طاعة هؤلاء الرسل“

ترجمہ: اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ تم سب کو اس طرح غیب کا عالم بنا دے جیسے رسول کو علم ہوتا ہے، حتیٰ کہ تم رسول سے بے نیاز ہو جاؤ۔ بلکہ اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے، رسالت سے نوازتا ہے، پھر دوسروں کو



(1)...پ4، آل عمران:179

ان رسولوں کی اطاعت کا حکم دیتا ہے۔[1]

امام جلال الدین محلی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

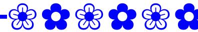
”فیطلعه علی غیبه کما أطلع النبی صلی الله علیه وسلم علی حال المنافقین“

ترجمہ: اللہ اپنے غیب پر اپنے رسول کو اطلاع دیتا ہے جیسا کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی حالت پر مطلع کیا۔[2]

امام ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”یعنی: أن المؤمنین لا یعلمون سر المنافقین، ولکن الله یبین ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم۔۔۔وما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یطلع أنبیاءه ورسله بالوحی، حتی یکون ذلك علامة لنبوتهم“

ترجمہ: مؤمنین منافقین کے راز کو نہیں جانتے، لیکن اللہ تعالی یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے واضح فرما دیتا ہے۔ اور اللہ تمہیں غیب پر اطلاع دینے والا نہیں ہے، بلکہ اللہ اپنے نبیوں اور رسولوں کو وحی کے ذریعے اطلاع دیتا ہے، تاکہ یہ ان کی نبوت کی نشانی ہو۔[3]



1...التفسیر الکبیر، 9/442
2...تفسیر الجلالین، ص 92
3...تفسیر السمرقندی، 1/268

امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"إذ علم الغيب آية من آيات رسالته"

ترجمہ: کیونکہ غیب کا علم اس کی رسالت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔[1]

آیت نمبر2:

"ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ"

ترجمۂ کنزالایمان: یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر تمہیں بتاتے ہیں۔[2]

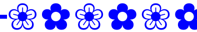
امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ "اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أی من الأخبار التی كانت غائبة عن الخلق"

ترجمہ: یعنی: وہ خبریں جو لوگوں سے غائب تھیں۔[3]

امام ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ "اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ" کے تحت لکھتے ہیں:

"والإنباء عن الغيب، من أعظم آيات النبوة"



❶...تفسیر الماتریدی، 2/541

❷...پ3، آل عمران:44

❸...تفسیر کبیر، 18/361

ترجمہ: غیب کی خبریں بتانا نبوت کی عظیم نشانیوں میں سے ہے۔[1]

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کی تفسیر بیان فرماتے ہیں:

"ای من اخبار الغیب التی لا یوقف علیھا الا بمشاھدۃ او قراءۃ کتاب او تعلم من عالم او بوحی من عند اللہ تعالی وانعدمت الثلاثۃ الاول فتعینت الرابعۃ وھوالوحی"

ترجمہ: یعنی: غیب کی خبریں جو صرف مشاہدہ، کتاب پڑھنے، یا عالم سے سیکھنے، یا اللہ کی وحی کے ذریعے معلوم ہو سکتی ہیں۔ اور چونکہ پہلے تین طریقے معدوم ہیں لہٰذا چوتھا طریقہ یعنی وحی ہی باقی رہ جاتا ہے۔[2]

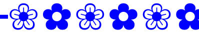
آیت نمبر 3:

"وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ"

ترجمۂ کنزالایمان: اور (اللہ نے) تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔[3]

امام علاء الدین الخازن رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

"یعنی من أحکام الشرع وأمور الدین وقیل علمك من علم الغیب ما لم



1... تفسیر ماتریدی، 2/533

2... روح البیان، 2/33

3... پ4، النسآء: 113

تكن تعلم وقيل معناه وعلمك من خفيات الأمور وأطلعك على ضمائر القلوب وعلمك من أحوال المنافقين وكيدهم مالم تكن تعلم"

ترجمہ: یعنی شریعت کے احکام اور دینی امور کا علم، اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں غیب کے علم سے مطلع کیا جو تم نہیں جانتے تھے، اور یہ بھی کہا گیا کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ نے تمہیں خفیہ امور کا علم دیا، دلوں کے رازوں پر مطلع کیا، اور منافقین کے احوال اور ان کی سازشوں کا علم دیا جو تم نہیں جانتے تھے۔[1]

امام ناصر الدین بیضاوی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

"من خفيات الأمور، أو من أمور الدين والأحكام"

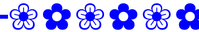
ترجمہ: یعنی خفیہ امور کا علم، یا دینی امور اور احکام کا علم۔[2]

محی السنہ امام ابو محمد بغوی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

"من الأحكام، وقيل: من علم الغيب"

ترجمہ: یعنی: شریعت کے احکام کا علم، یا غیب کا علم۔[3]

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:



1... تفسیر خازن، 1/426

2... تفسیر بیضاوی، 2/96

3... تفسیر البغوی، 2/286

”وعلمك بالوحی من الغیب وخفیات الأمور ما لم تكن تعلم ذلك الی وقت التعلیم“

ترجمہ: یعنی اللہ نے تمہیں غیب اور خفیہ امور کے بارے میں وحی کے ذریعے مطلع کیا جو تم نہیں جانتے تھے سکھانے کے وقت تک۔[1]

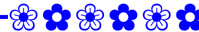
آیت نمبر4:

”اَلرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ﴿۴﴾“

ترجمۂ کنز الایمان: رحمٰن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا۔انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ مَاکَانَ وَمَا یَکُوْن (جو کچھ ہو چکا اور جو ہو گا) کا بیان اُنہیں سکھایا۔[2]

امام علاء الدین الخازن رحمہ اللہ سورہ رحمن کی ان آیات مبارکہ کے تحت اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”الرحمن علم القرآن یعنی علم محمدا القرآن۔۔۔وقیل أراد بالإنسان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علمہ البیان یعنی بیان ما یکون وما کان لأنہ صلی اللہ علیہ وسلم ینبئ عن خبر الأولین والآخرین وعن یوم الدین“



1...روح البیان، 2/282

2...پ27، الرحمن: 1-4

ترجمہ: رحمٰن نے قرآن سکھایا، یعنی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو قرآن سکھایا۔ اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ ہے کہ یہاں اللہ پاک نے انسان سے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مراد لیا ہے اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو بیان سکھایا، یعنی وہ بیان جو ہو گا اور جو ہو چکا تھا، کیونکہ وہ اولین اور آخرین کی خبروں اور قیامت کے دن کے بارے میں بتاتے ہیں۔[1]

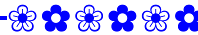
امام ابو اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ ”خَلَقَ الْاِنْسَانَ(۳) عَلَّمَهُ الْبَيَانَ(۴)“ کے تحت اپنی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں:

”ابن کیسان: خلق الإنسان يعني محمدا صلى الله عليه وسلم، علمه البيان يعني بيان ما كان وما يكون لأنه كان يبين عن الأولين والآخرين وعن يوم الدين“

ترجمہ: امام ابن کیسان اس آیت کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں: انسان یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا، انہیں بیان سکھایا، یعنی ما کان وما یکون (جو کچھ ہو چکا اور جو ہو گا) کا بیان، کیونکہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اولین اور آخرین کی خبروں اور قیامت کے دن کے بارے میں بتاتے تھے۔[2]

آیت نمبر5:

”عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًاۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ“



1... تفسیر خازن، 4/225

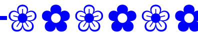
2... تفسیر ثعلبی، 9/177

ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا۔ سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔[1]

امام علاء الدین الخازن رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں:

{عالم الغيب} أي هو عالم ما غاب عن العباد {فلا يظهر} أي فلا يطلع على غيبه ثم استثنى فقال تعالى: {إلا من ارتضى من رسول} يعني إلا من يصطفيه لرسالته ونبوته فيظهره على ما يشاء من الغيب حتى يستدل على نبوته بما يخبر به من المغيبات فيكون ذلك معجزة له وآية دالة على نبوته"

ترجمہ:(عالم الغیب)یعنی وہ ہر اس چیز کا علم رکھتا ہے جو بندوں سے غائب ہے،(وہ اپنے غیب کے علم پر کسی کو مطلع نہیں کرتا)، پھر استثناء کرتے ہوئے فرماتا ہے(سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے)یعنی سوائے اس کے جسے وہ اپنی رسالت اور نبوت کے لئے چنتا ہے۔ پس اسے اپنے علم غیب میں سے جس قدر چاہے مطلع کرتا ہے، تاکہ وہ اپنی نبوت پر دلیل کے طور پر غیب کی خبریں بیان کر سکے، اور یہ اس کے لئے معجزہ اور اس کی نبوت کی نشانی بن جائے۔[2]



1...پ29، الجن:26

2...تفسیر خازن، 4/353

محی السنہ امام ابو محمد بغوی رحمہ اللہ آیت مبارکہ کے اس حصے "اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ" کے تحت لکھتے ہیں:

"إلا من يصطفيه لرسالته فيظهره على ما يشاء من الغيب لأنه يستدل على نبوته بالآية المعجزة بأن يخبر عن الغيب"

ترجمہ: سوائے اس کے جسے وہ اپنی رسالت کے لئے چنتا ہے، پھر اسے اپنے علم غیب میں سے جس قدر چاہے مطلع کرتا ہے، کیونکہ نبی اپنی نبوت پر دلیل کے طور پر غیب کی خبریں دے کر معجزہ دکھاتا ہے۔[1]

آیت نمبر6:

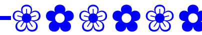
"وَ مَا هُوَ عَلَى الۡغَيۡبِ بِضَنِيۡنٍ ۚ"

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔[2]

امام ناصر الدین بیضاوی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وما محمد عليه الصلاة والسلام. على الغيب على ما يخبره من الوحي إليه وغيره من الغيوب بضنين"

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب کے بارے میں، یعنی وہ جو ان کی طرف وحی وغیرہ کے ذریعے غیبی امور کے متعلق خبریں دی گئیں ان کے



1... تفسیر بغوی، 8/244

2... پ30، التکویر:24

بتانے میں بخیل نہیں۔[1]

محی السنہ امام ابو محمد بغوی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

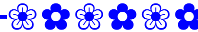
”{وما هو} يعني محمدا صلى الله عليه وسلم {على الغيب} أي الوحي، وخبر السماء وما اطلع عليه مما كان غائبا عنه من الأنباء والقصص {بضنين}“

ترجمہ: محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم غیب کے بارے میں، یعنی وحی، آسمان کی خبریں، اور جو کچھ ان سے پوشیدہ خبریں اور قصے اللہ نے ان پر ظاہر فرمائے ان کے بتانے میں بخیل نہیں۔[2]

امام ابو اسحاق الثعلبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”وما هو يعني محمد صلى الله عليه وسلم-على الغيب أي الوحي وخبر السماء وما اطلع عليه من علم الغيب بضنين“

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم غیب کے بارے میں، یعنی وحی، آسمان کی خبریں، اور جو اللہ نے آپ کو علم غیب پر مطلع فرمایا اس کے بتانے میں بخیل نہیں۔[3]



1... تفسیر بیضاوی، 5/290

2... تفسیر بغوی 8/351

3... تفسیر ثعلبی، 10/142

امام علاء الدین الخازن رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہیں:

"یقول إنه یأتیه علم الغیب، ولا یبخل به علیکم، ویخبرکم به"

ترجمہ: اللہ فرماتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو غیب کا علم آتا ہے وہ تمہیں بتانے میں بخل نہیں فرماتے بلکہ تم کو بھی اس کا علم دیتے ہیں۔[1]

آیت نمبر7:

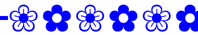
"وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ"

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہیں۔[2]

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

"هذا مبنى على تضمين الشهيد معنى الرقيب والمطلع والوجه فى اعتبار تضمين الشهيد الاشارة الى ان التعديل والتزكية انما يكون عن خبرة ومراقبة بحال الشاهد۔۔۔ومعنى شهادة الرسول عليهم اطلاعه على رتبة كل متدين بدينه فهو يعرف ذنوبهم وحقيقة ايمانهم وأعمالهم وحسناتهم وسيآتهم وإخلاصهم ونفاقهم وغيرذلك بنور الحق"

ترجمہ: یہ اس بنا پر ہے کہ لفظ "شہید" میں رقیب اور مطلع کے معنی



1...تفسیر خازن، 4/399

2...پ2، البقرۃ:143

بھی شامل ہیں ، اور شہید کے معنی میں شامل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ کسی کو عادل کہنا یا صفائی کی گواہی دینا گواہ کے حالات سے خبر دار اور مطلع ہونے سے ہی ہو سکتا ہے۔۔۔ اور رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کے ان پر گواہ ہونے کے معنی ہیں کہ آپ ہر دیندار کے دینی رتبے کو پہچانتے ہیں۔ پس آپ مسلمانوں کے گناہوں کو، ان کے ایمان کی حقیقت، ان کے اعمال، ان کی نیکیوں اور برائیوں، ان کے اخلاص اور نفاق وغیرہ کو حق کے نور سے جانتے ہیں۔[1]

آیت نمبر8:

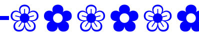
"وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا"

ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے۔[2]

علامہ نظام الدین نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"لأن روحه شاهد على جميع الأرواح والقلوب والنفوس لقوله: أول ما خلق الله روحي"

ترجمہ: کیونکہ نبیِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کی روح تمام روحوں،



❶...روح البیان، 1/ 248

❷...پ5، سورۃ المحصنت، الآیہ 41

دلوں اور نفسوں پر گواہ ہے۔ آپ کے اس فرمان کی وجہ سے سب سے پہلے اللہ نے میری روح کو پیدا کیا۔[1]

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت مبارکہ کے تحت لکھتے ہیں:

"واعلم انه يعرض على النبى عليه السلام اعمال أمته غدوة وعشية فيعرفهم بسيماهم وأعمالهم فلذلك يشهد عليهم"

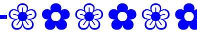
ترجمہ: اور جان لو کہ نبی علیہ السلام پر ان کی امت کے اعمال صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں، پس وہ ان کو ان کی علامات اور اعمال کے ذریعے پہچانتے ہیں، اسی لیے وہ ان پر گواہی دیں گے۔[2]

آیت نمبر9:

"مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ"

ترجمۂ کنزالایمان: کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے۔[3]

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر نیشاپوری اور تفسیر روح البیان میں



1...تفسیر نیشاپوری، 4/304

2...روح البیان، 2/211

3...پ2، البقرۃ:255

ہے:

واللفظ للآخر: ”یعلم محمد علیه السلام ما بين أيديهم من الأمور الاوليات قبل خلق الله الخلائق كقوله {أول ما خلق الله نورى} وما خلفهم من اهوال القيامة وفزع الخلق وغضب الرب“

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کے پہلے کے حالات جانتے ہیں، جو اللہ کے مخلوقات پیدا کرنے سے بھی پہلے کے ہیں، اور ان کے پیچھے کے حالات بھی جانتے ہیں جیسے قیامت کی ہولناکیاں، مخلوق کے خوف وہراس اور اللہ کا غضب وغیرہ۔ (1)

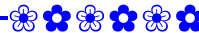
آیت نمبر10:

”مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ(۲)“

ترجَمۂ کنزالایمان: تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں۔ (2)

تفسیر روح البیان میں اس آیت مبارکہ کے تحت ہے:

”ما أنت بنعمة ربك بمستور عما كان من الأزل وما سيكون الى الأبد لان الجن هو الستر وما سمى الجن جنا الا لاستتاره من الانس بل أنت عالم بما كان خبير بما سيكون ويدل على احاطة علمه قوله عليه السلام“



❶...روح البیان، 1/ 403

❷...پ29، القلم:2

ترجمہ: اپنے رب کی نعمت سے آپ سے وہ باتیں پوشیدہ نہیں جو ازل سے ہیں اور جو ابد تک ہوں گی، کیونکہ "جن" کا مطلب ہے پوشیدہ ہونا اور جن کو جن کہا ہی اس لیے جاتا ہے کہ وہ انسانوں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔ بلکہ آپ اسے بھی جانتے ہیں جو ہو چکا اور اس سے بھی خبر دار ہیں جو ہو گا۔ اور یہ آپ کے علم کی وسعت پر دلالت کرتا ہے۔[1]

درج ذیل آیات سے امام اہلسنت رحمہ اللہ کا علم غیب مصطفی ﷺ پر استدلال:

آیت نمبر11:

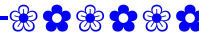
"وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِیْنَ۠(۸۹)"

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو۔[2]

آیت نمبر12:

"مَا كَانَ حَدِیْثًا یُّفْتَرٰى وَ لٰكِنْ تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ تَفْصِیْلَ كُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۠(۱۱۱)"

ترجمۂ کنزالایمان: یہ کوئی بناوٹ کی بات نہیں لیکن اپنے سے اگلے



1 ...روح البیان، 10/104

2 ...پ14، النحل:89

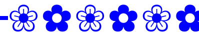
کاموں کی تصدیق ہے اور ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت و رحمت۔ (1)

آیت نمبر13:

”مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ“

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھانہ رکھا۔ (2)

شیخ الاسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ علم غیبِ مصطفیٰ کے ثبوت پر مشتمل اپنے تحقیقی رسالے بنام”انباء المصطفی بحال سرِ واخفی“ میں مذکورہ بالا تین آیات ذکر کرکے فرماتے ہیں: ”جب فرقان مجید میں ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا، روشن اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں ”شے“ ہر موجود کو کہتے ہیں، تو عرش تا فرش تمام کائنات، جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابتِ لوحِ محفوظ بھی ہے، تا بالضرورت یہ بیانات محیط، اس کے مکتوب بھی بالتفصیل شامل ہوئے۔ اب یہ بھی قرآن عظیم سے ہی پوچھ دیکھئے کہ لوحِ محفوظ میں کیا لکھا ہے۔ (پھر امام اہلسنت رحمہ اللہ نے مزید تین آیات ذکر فرمائیں:)



1 ...پ13، یوسف:111

2 ...پ7، الانعام:38

آیت نمبر14:

”وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ“

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر چھوٹی بڑی چیز لکھی ہوئی ہے۔[1]

آیت نمبر15:

”وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ“

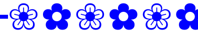
ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر چیز ہم نے گن رکھی ہے ایک بتانے والی کتاب میں۔[2]

آیت نمبر16:

”وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ“

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ خشک جو ایک روشن کتاب میں لکھا نہ ہو۔[3]

پھر فرماتے ہیں: ”تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صحیح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحبِ قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو اللہ عزوجل نے تمام موجودات، جملہ ماکان ومایکون الیٰ یوم القیمۃ، جمیع مندرجاتِ لوح محفوظ کا علم

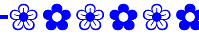


1...پ27، القمر:53

2...پ22، یٰس:12

3...پ7، الانعام:59

دیا اور شرق و غرب و سماء و ارض و عرش، فرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا۔"[1]



1... فتاویٰ رضویہ، 29/488-489

سید کامران عطاری مدنی
کے چند مزید رسالے

1 63 حکایات و واقعات 2 تہجد گزاروں کے واقعات
3 ارشاداتِ اعلیٰ حضرت
4 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ حکایات و واقعات
5 تفسیر صراط الجنان سے ماخوذ فتاوی رضویہ کی عبارات
6 آیتِ درود اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
7 لقمۂ حرام کی تباہ کاریاں 8 حضرت حاتم اصم کے واقعات
9 فضائلِ درودِ پاک 10 عقلمندوں کے لیے نصیحتوں کے مدنی پھول
11 حکایاتِ احیاء العلوم 12 کثرت سے مطالعہ کرنے والے بزرگوں کے واقعات
13 علمِ غیبِ مصطفیٰ قرآنی آیات و تفاسیر کی روشنی میں

ان شاء اللہ عنقریب آنے والے رسالوں کے نام

1 شانِ ولی 2 توسل پہ عمدہ دلائل
3 حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ عمدہ دلائل
4 حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کی ۱۱۱ نصیحتیں
5 توثیقِ آئمہ اربعہ 6 امام اعظم کی ذہانت کے 200 واقعات
7 حفظِ قرآن کے فضائل 8 عدمِ سایہ پہ عمدہ دلائل



/FIQHIMASAIL2526 /SYEDKAMRAN786
+923169168614 /IAMKAMRANMADANI